بسم اللہ الرحمن الرحیم

امانت میں خیانت وغیرہ کے متعلق حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

امانت میں خیانت کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور جس کے پاس امانت ہو، اس نے استعمال کرلی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب

امانت میں خیانت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اور جس کے پاس امانت تھی، وہ مالک کی اجازت کے بغیر اسے اپنے صرف میں لے آیا، تو اس پر توبہ و استغفار فرض ہے اور تاوان لازم۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ (القرآن، سورۃ الانفال، پارہ 9، آیت: 27)

نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان“ ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح البخاری، صفحہ 1119، حدیث: 6095، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی کی امانت اپنے صرف میں لانا اگرچہ قرض سمجھ کر ہو حرام و خیانت ہے توبہ و استغفار فرض ہے اور تاوان لازم۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 489، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”ہندہ نے اپنا روپیہ اس کے پاس جمع کیا تھا تو یہ قرض نہ تھا ودیعت تھا۔۔۔ زید نے بلا اجازتِ ہندہ اسے تجارت میں لگا دیا تو زید غاصب ہو گیا اس پر تاوان آیا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 165، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4672

تاریخ اجراء: 30 رجب المرجب 1447ھ/20 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net